محرم مرد

اور

ان کی ذمہ داریاں

www.KitaboSunnat.com

امِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محرم مرد
اور
ان کی ذمہ داریاں

اُمِ عبدِ مُنیب

ناشر:
مشربہِ علم وحکمت (دارالشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ـــــــــ محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
اہتمام ـــــــــ محمد عبد منیب
ناشر ـــــــــ مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ـــــــــ رجب ۱۴۲۹ھ
اشاعت سوم ـــــــــ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ
قیمت ـــــــــ 40:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور
فون: 042-5717843-0300-8880450

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

سخنِ وضاحت	5
محرم مرداوران کی ذمہ داریاں	7
محرم اور نامحرم	11
محرم مردوں کی حیثیت	18
☆ محرم مردوں کی ذمہ داریاں	19
پرورش	19
تعلیم وتربیت	22
کفالت	26
لڑکوں اور لڑکیوں میں بیزاری	29
نکاح میں ولایت	30
وراثت میں حصہ	33
خواتین سے مشورہ	37
عصمت وعفت کی حفاظت	38
ہر چیز گھر میں مہیا کرنا	42
سفر میں معیت	44
چھوٹی بچیوں پر شفقت	49
عمر رسیدہ خواتین کا احترام	50

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غصہ مت کریں	54
غم کے وقت تسلی دینا	55
اجازت لے کر گھروں میں داخل ہونا	56
تحائف دینا	56
مرنے کے بعد بھی حسنِ سلوک	57
آخرت کے عذاب سے ڈرانا	58
بیوہ اور مطلقہ خواتین	59
یہ احسان ہے یا فرض؟	61
صلہ رحمی کا تقاضا	62
☆ محرم خواتین کی ذمہ داریاں	64
اطاعت	64
اپنی حدود سے تجاوز نہ کرنا	65
مال کی حفاظت	67
آبرو کی حفاظت	68
بے جا فرمائشوں سے اجتناب	69
خیر خواہی	70
حرفِ آخر	71

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

زیرِ نظر موضوع پر کئی سال سے قلم اٹھانے کا ارادہ تھا، حوالہ جات بھی جمع کر رکھے تھے لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ ماہنامہ ''بتول'' نے ''ابن آدم'' نمبر کا جیسے ہی اعلان کیا، مدیرہ محترمہ...... ثریا اسماء صاحبہ...... نے مجھے بھی کچھ لکھنے کے لیے کہا۔ یوں مجوزہ موضوع کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیقِ ترتیب مل گئی۔ اس وقت اختصار ہی سے کام لیا اور اب مزید تفصیل کے ساتھ اسے طباعت سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ عورت کی ذاتی حیثیت سے اسلامی معاشرے میں کیا اہمیت ہے اور اس کے کون کون سے حقوق ہیں؟ اس موضوع پر بہت سی کتب موجود ہیں، بیوی کے حقوق پر کافی لکھا گیا ہے لیکن محرم مردوں پر عورتوں کے کون کون سے حقوق ہیں؟ اس پر کسی الگ عنوان اور تحریر کی صورت غالباً یہ پہلی کوشش ہے، کم از کم راقمہ کے علم میں ایسی کوئی تحریر نہیں۔ اللہ ہم سب کو اپنے حقوق و فرائض پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ وما توفیقی الا باللہ

اشاعتِ دوم:

اب اس کتاب کی دوسری اشاعت میں مندرجہ ذیل چیزوں کا اضافہ کیا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے:

- بعض عنوان نئے قائم کیے ہیں۔
- پہلی اشاعت میں حوالے مکمل نہیں تھے اب اکثر حوالے مکمل کر دیئے گئے ہیں۔
- متعلقہ بات کی تقویت کے لیے قرآن و حدیث کے مزید دلائل شامل کیے گئے ہیں۔

امید ہے کہ قارئینِ کرام اس اشاعت کو پہلی اشاعت کے مقابلے میں زیادہ بہتر اور جامع پائیں گے۔ان شاءاللہ

اُمِّ عبدِ منیب

رجب ۱۴۲۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم مرد اوران کی ذمہ داریاں

فاطرِ ارض وسما کے ہاتھوں کائنات کا ہر گوشہ گونا گوں اور محیر العقول تخلیقات سے مزین ہو گیا...... ملائکہ صف بستہ اس خلاق العالمین کی بارگاہِ صمدیت میں تسبیح وتقدیس کا ہدیہ پیش کرنے لگے۔ بے کنار صحرا اپنا دامن پھیلا کر اعترافِ عبدیت میں مصروف ہو گئے...... طیور و وحوش نے اس کے حضور سجدہ بندگی ادا کرنے کی خو اپنا لی...... ستارے بامِ افق سے جھانک جھانک کر اقرارِ وحدانیت کی کرنیں بکھیرنے لگے...... عمیق سمندروں نے اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا' کوہساروں کی بلندی نے اس کی کبریائی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے...... نسیمِ صبح اس کی حمد میں نغمہ سرا ہو گئی..... ربِ کریم وقدیر نے اپنی تخلیق وابتدا کا بہترین شاہکار آدم کی صورت اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور ساتھ ہی اس کے سر پر خلافت کا تاج رکھنے کا اعلان فرمادیا..... زمین وآسمان اس شاہکار کو دیکھ کر دم بخود رہ گئے..... مہ وانجم کے چہرے پر خوش گوار حیرت پھیل گئی..... ملائکہ کے ہونٹوں پر بے ساختہ لفظِ استفہام تھرتھرایا..... اِنِّـیٓ اَعْـلَـمُ مَـا لَا تَـعْلَمُوْنَ..... کا حکیمانہ جواب پانے کے بعد اچانک بارگاہِ ذوالجلال والاکرام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے.....اُسْجُدُوْ.....کا حکم ملا.....اس حکم نے ملائکہ کیا! کائنات کی ہر چیز کے دل میں (سوائے ابلیس کے) آدم کے لیے عزت واحترام کا جھنڈا گاڑ دیا۔

آدمؑ کی معصوم .....خوبصورت .....پاکیزہ.....احسن اور بے مثال شخصیت ابھی ادھوری تھی‘ اس کی تکمیل کے لیے علیم وحکیم نے اسی سے اس کا زوج.....صنفِ نازک کی صورت پیدا کیا۔ایک سے دو کیا ہوئے! گویا کاروبارِ حیات رواں دواں ہو گیا.....ہبوطِ ارض کے بعد .....زمین کی وسعتیں.....ابنِ آدم اور بنتِ حوا کے مصروف شب وروز سے معمور ہو گئیں.....ابنِ آدم اور بنتِ حوا رشتوں کے لحاظ سے کئی خوبصورت ناموں .....اور ناموں کے ساتھ اہم ذمہ داریوں کے پابند کر دیئے گئے۔

بنتِ حوا کو خالقِ مطلق نے رقت‘ محبت اور شفقت سے معمور دل.....حوروں جیسی پاکیزہ اور حسین.....دوسروں کو موہ لینے والی خُو.....مچلنے والی طبیعت .....اور ناز اور نخروں سے بھرپور نازک اندامی عطا کی۔اس کے حسن‘ نزاکت‘ اور محبت بھری سرشت کو گرم سرد ہوا کے تھپیڑوں سے بچانے‘ اس کے آبگینۂ عصمت کی آب وتاب کو ہمیشہ صاف وشفاف رکھنے کے لیے گھر کی چاردیواری کو اس کی جائے قرار ٹھہرایا۔نیز ابنِ آدم پر اس کے تحفظ اور نگرانی کا بارِگراں رکھ کر بنتِ حوا کے گرد مضبوط حصار قائم کر دیا۔ابنِ آدم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبیعت میں سیادت وامامت.....قدوقامت میں وجاہت.....جسم میں تنومندی وصلابت .....عزائم میں پختگی اور فطرت میں تدبیر وفراست کے اوصاف رکھ دیے۔وہ باپ ہو، بھائی ہو،بیٹا یا داماد ہو،دادا یا نانا ہو،بھتیجا یا بھانجا ہو،چچا یا ماموں ہو.....ہر روپ اور ہر رشتے میں صنفِ نازک کے لیے اسے نگران ومنتظم قرار دیا گیا۔

خود ساختہ نظریات وقوانین اور رسومات واقدار پر چلنے والی تہذیبوں کے بر عکس اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نظامِ حیات اسلام نے ابنِ آدم اور بنتِ حوا کی فطری ساخت اور طبعی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر دونوں کی ذمہ داریوں کا تعین کیا۔یہ حضرت انسان کی بدبختی ہے کہ جب بھی اس نے اسلام سے روگردانی کی،بنتِ حوا اور ابنِ آدم دونوں کے جسم کو ظلم وستم، بے اطمینانی اور دہشت وسراسیمگی کی دلدل میں گرنا پڑا۔دنیا کی تمام قدیم وجدید تہذیبوں سے گزرنے والے عام انسانوں کے ذاتی تجربے،مؤرخین کے مشاہدات اور دانش وروں کے تجزیے اس پر گواہ ہیں۔

اسلام ابنِ آدم پر بناتِ حوا کو نگرانی اور تحفظ فراہم کرنے کے ضمن میں جو پابندیاں عائد کرتا ہے اور اس پر جو ذمہ داریاں ڈالتا ہے وہ عورتوں سے تعلق کی حیثیت سے مختلف ہیں مثلاً

① اجنبی خواتین چاہے مسلم ہوں یا کافر ان کی ناموس کی حفاظت اور ان کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت واحترام مسلمان مرد پر لازمی ہے۔

② ایسی خواتین جو محرم اقربا کے زمرے میں آتی ہیں ان کی قرابت کی وجہ سے بہت سے معاشی، سماجی اور معاشرتی حقوق مرد پر عائد ہوتے ہیں۔

بیوی کی حیثیت سے بھی عورت کے اپنے شوہر پر بہت سے حقوق ہیں۔

③ بہ نظر غائر دیکھا جائے تو محرم خواتین کی ذمہ داریاں اس نوعیت کی ہیں کہ جن کے نبھانے میں مرد کا کوئی جسمانی یا معاشی مفاد وابستہ نہیں ہوتا۔ صرف رحم اور خون کا تعلق ہی اس کا محرک ہوتا ہے۔ چونکہ انسانی نفسیات کی یہ کمزوری ہے کہ وہ اپنے مفاد ہی کو ترجیح دیتی ہے اس بنا پر ممکن تھا کہ ابنِ آدم اپنی محرم خواتین کی ذمہ داریوں کو پسِ پشت ڈال دیتا۔ لہٰذا اسلام نے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے محرم مردوں کو واضح احکام دیئے، نیز اس باب میں رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کی عملی مثالیں بھی موجود ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان احکامات اور مثالوں کا تذکرہ کریں، آیئے! محرم اور نامحرم کے حوالے سے احکامِ ستر وحجاب پر ایک نظر ڈال لیں۔

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم اور نامحرم

محرم:

محرم افراد کا ذکر اللہ تعالیٰ نے حجاب کے احکام دیتے ہوئے مندرجہ ذیل آیات میں کیا ہے:

﴿ "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ. وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوٰنِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْآ اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النور:٣٠-٣١)

اے رسول! مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان سے خبر دار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اپنے آپ ظاہر ہو جائے اور اپنے دوپٹے اپنے پہلوؤں پر ڈال لیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں سے، یا اپنے باپوں سے، یا اپنے خاوند کے باپوں (سسر) سے یا اپنے بیٹوں سے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں (جو دوسری بیوی سے ہیں) سے یا اپنے بھائیوں سے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں سے یا بہنوں کے بیٹوں سے یا اپنی (ہی قسم کی) عورتوں سے یا اپنی لونڈی غلاموں سے یا ان خدام سے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کی پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں اور اپنے پاؤں ایسے زمین پر نہ ماریں کہ جھنکار کانوں میں پہنچے، اور ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو! سب اللہ کے ہاں توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ"۔

مذکورہ آیت میں جن رشتہ دار مردوں کو حجاب سے مستثنیٰ کیا گیا ہے یہی لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عورت کے محرم ہیں۔جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

①۔آباء:عورت کا باپ سگا ہو یا سوتیلا' عورت کا چچا اور ماموں سگا ہو یا سوتیلا' عورت کے باپ اور ماں کے سگے،سوتیلے اور رضاعی باپ، ماموں، چچا، نانا اور دادا وغیرہ شامل ہیں۔لیکن سوتیلے باپ کے بھائی اور سوتیلی ماں کے بھائی محرم نہیں ہیں۔

②۔آباء بعولتھن: خاوند کا باپ۔خاوند کی سگی ماں اور سگے باپ کے باپ، دادا ،نانا وغیرہ۔

③۔ابناء هن:عورت کے اپنے بیٹے رضاعی ہوں سگے یا سوتیلے ہوں اور بیٹے بیٹیوں کے بیٹے، پوتے،نواسے وغیرہ۔

④۔ابناء بعولتھن: خاوند کے بیٹے یعنی عورت کے سوتیلے بیٹے اور سوتیلے بیٹے بیٹی کے بیٹے، پوتے اور نواسے۔

⑤۔اخوانھن:عورت کے اپنے بھائی، ماں سے ہوں، باپ سے ہوں، سگے ہوں یا رضاعی۔

⑥۔بنی اخوانھن:عورت کے بھائی (سگے،سوتیلے یا رضاعی) کے بیٹے یعنی بھتیجے نیز بھتیجے اور بھتیجی کے بیٹے، پوتے نواسے وغیرہ۔

⑦۔بنی اخواتھن:عورت کی بہنوں (سگی،سوتیلی یا رضاعی) کے بیٹے یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھانجے اور بھانجوں اور بھانجیوں کے بیٹے، پوتے، نواسے۔

⑧۔عورت کا داماد بھی اس کے محرم رشتہ داروں میں شامل ہے نیز عورت کی پوتی، نواسی، پڑپوتی اور پڑنواسی کا شوہر بھی داماد ہی کے حکم میں شامل ہے۔گو اس کا نام مندرجہ بالا فہرست میں شامل نہیں ہے۔

یاد رہے کہ نسب کی بنیاد پر جو رشتے محرم ہیں وہ رضاعت کی بنیاد پر بھی محرم ہی ہیں۔ستر و حجاب اور نکاح کے تمام احکام کا اطلاق رضاعی رشتہ داروں پر اسی طرح ہوتا ہے جس طرح نسبی رشتہ داروں پر ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوَلَادَةُ". (بخاری۔مسلم ۱۴۴۴)

"رضاعت وہ رشتے حرام کرتی ہے جو رشتے ولادت حرام کرتی ہے"۔

البتہ وراثت اور کفالت کے احکام کا اطلاق رضاعی رشتہ داروں پر نہیں ہوتا۔

خبردار:

- عورت کے خاوند کا داماد عورت کا محرم نہیں
- بھتیجی اور بھانجی کا خاوند محرم نہیں
- عورت کے شوہر کا چچا اور ماموں محرم نہیں
- خالو اور پھوپھا محرم نہیں
- شوہر کے بھتیجے اور بھانجیاں محرم نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- لے پالک بیٹے بیٹیاں یا منہ بولے بیٹے بیٹیاں اور بہن بھائی محرم نہیں
- جو مرد عورت کا داماد بن گیا، عورت کی سگی بیٹی پوتی یا نواسی کا نکاح اس مرد سے ہو گیا وہ عورت کا ہمیشہ کے لیے محرم ہے چاہے بیٹی، پوتی یا نواسی فوت ہو جائے چاہے بیٹی کو طلاق ہو جائے یا خلع لے لے۔
- بچے نے جس عورت کا دودھ پیا ہو صرف اسی کے لیے اس عورت کے متعلقین محرم رشتے بنتے ہیں اس کے دوسرے بہن بھائیوں کے لیے یہ سب اجنبی ہوتے ہیں۔
- صرف منگنی یا نکاح کی بات طے کرنے سے اجنبی لوگ محرم نہیں بنتے جب تک کہ نکاح نہ ہو جائے۔
- مشترکہ رہائش کی وجہ سے نامحرم محرم نہیں بن جاتے۔
- عورت کی پہلے خاوند سے جو اولاد ہو اور عورت کے خاوند کی کسی دوسرے بیوی سے اولاد ہو وہ آپس میں محرم نہیں ہوتے۔

نامحرم:

یہ لفظ ایسے مرد اور عورت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن کے درمیان زندگی میں کسی موڑ پر بھی اسلام نکاح کو جائز قرار دیتا ہے۔ نامحرم مرد و عورت کے لیے باہم حجاب کی پابندی ضروری ہے جس کی عملی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- عورت کا اپنی زیب وزینت چھپانا
- لوچ دار آواز میں بات نہ کرنا
- آواز پیدا کرنے والے زیور نہ پہننا
- خوشبو کو نامحرم تک پہنچنے نہ دینا
- مرد وعورت کا بلاضرورت گفتگو سے اجتناب کرنا
- مرد وعورت کا ایک دوسرے پر ارادۃً نظر نہ ڈالنا
- تنہائی میں اکٹھے نہ ہونا۔

حدودِ ستر اور محرم مرد:

نامحرم مردوں اور عورتوں پر اسلام نے جو پابندیاں عائد کی ہیں، محرم رشتہ دار ان سب پابندیوں سے مستثنٰی ہیں۔ محرم مردوں اور عورتوں کے درمیان ستر کی پابندیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

مرد کا ستر اس کی ناف سے لے کر گھٹنوں کے درمیان تک کا حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَا بَيْنَ سُرَّةٍ والرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ". (سنن ابی داود، کتاب اللباس)

"مرد کا ستر اس کی ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے"۔

لہٰذا مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس حصہِ جسم کو سوائے بیوی کے اور کسی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے نہ کھولے۔

عورت کا ستر اس کے چہرے اور ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے علاوہ پورا جسم ہے لہٰذا اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے ان تین اعضاء کے علاوہ باقی اعضاء کو محرم افراد کے سامنے کھولے، البتہ مجبوری کی حالت میں کھول سکتی ہے۔ مثلاً کپڑے دھوتے یا آٹا گوندتے وقت آستین یا کف اوپر چڑھالینا۔ صفائی کرتے وقت پائنچوں کا اوپر چڑھالینا۔ لیکن یاد رہے کہ عادتاً عورت اپنے محرم افراد کے سامنے نہ سر کھول سکتی ہے، نہ دوپٹہ اتار سکتی ہے، نہ بازو اور پنڈلیاں ننگی کر سکتی ہے جیسا کہ دورِ حاضر میں اکثر خواتین کی یہ عادت بن چکی ہے۔ یاد رہے کہ مرد اور عورت کے لیے ستر ڈھانکنا ہر وقت اور ہر صورت ضروری ہے۔ کوئی موجود ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے مقاماتِ ستر کی حفاظت کرو''۔

ایک شخص نے عرض کیا۔ ''اگر کوئی شخص دوسرے کے ساتھ رہتا ہو''؟ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

(سنن ترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی حفظ العورۃ)

(تفصیل کے لیے دیکھئے حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار، مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم مردوں کی حیثیت:

چونکہ عورت کمزوردل، حساس طبیعت، عجلت پسند اور سنی سنائی باتوں پر یقین کر لینے والی ہوتی ہے۔ لہٰذا رب العزت نے اس کی بھلائی کی خاطر اس کی زندگی کے تمام امور کو اس کے محرم مردوں کے حوالے کیا ہے تاکہ عیار و شاطر اور فتنہ پرور لوگوں کے داؤ پیچ سے محفوظ رہے۔ محرم مردوں کی حیثیت اپنے خاندان کی عورتوں کے لیے سرپرست، کفیل، نگران، ناظم الامور اور بعض صورتوں میں مربی کی بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محرم مردوں کی ذمہ داریاں

محرم خواتین کے تحفظ اور نگرانی کے سلسلے میں اسلام مردوں پر مندرجہ ذیل فرائض کی بجاآوری کے لیے چند پابندیاں عائد کرتا ہے۔

پرورش:

اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا! اس وقت اہلِ عرب اور دنیا کی دیگر تمام اقوام کی اخلاقی حالت انتہائی پست تھی۔عورت پر ہر قسم کا ظلم کیا جاتا۔والدین بیٹی کی پیدائش کو ناپسند کرتے اور کوشش کرتے کہ اسے زندہ دفن کر دیں۔اگر اسے زندہ رہنے دیا جاتا تو لڑکوں کی نسبت اس سے بہت گھٹیا سلوک کیا جاتا۔اسے وراثت سے محروم رکھا جاتا یہاں تک کہ اسے جوئے میں ہار دیا جاتا۔مویشیوں کی طرح اسے فروخت بھی کیا جاتا۔ایسے میں اسلام نے مردوں میں بیٹی کی قدر و منزلت کا احساس بیدار کر کے اسے متحرک کیا۔بیٹیوں کی پرورش کے سلسلے میں خصوصی احکام نازل ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی، جس کے ساتھ اس کی بیٹیاں تھیں، اس وقت وہ سخت بھوکی تھی، میرے پاس صرف ایک کھجور تھی، میں نے وہ کھجور اس عورت کو دے دی۔ اس عورت نے دو ٹکڑے کر کے دونوں بچیوں کو ایک ایک ٹکڑا کھلا دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد وہ چلی گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا:

"مَنْ بَلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ".

"اللہ تعالیٰ جس شخص کو ان لڑکیوں کے ذریعہ کچھ آزمائش میں ڈالے اور وہ ان کے ساتھ بہتر سلوک کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی"۔

(بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ: ۵۹۹۵، ۱۴۱۸۔ مسلم، کتاب البر والصلہ، باب فضل الاحسان الی البنات ۲۶۲۹، ۲۳۸۰ نسائی: ۲۵۴۱، ۳۶۱۳)

ایک اور حدیث کے الفاظ ہیں:

"مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهُ".

"جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی دو انگلیاں ساتھ ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں"۔(صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ)

مذکورہ بالا حدیث میں جاریتین کا لفظ ہے جس کا مطلب لڑکی ہے۔ جاریہ میں اپنی لڑکی تو شامل ہے ہی۔ اس کے علاوہ بہن، بھتیجی، بھانجی، پوتی، نواسی، یا کوئی بھی بے سہارا لڑکی اس میں شامل ہے۔ سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں تین بہنوں یا تین بیٹیوں کا ذکر ہے۔ گویا لڑکی بیٹی کی حیثیت میں ہو یا بہن کی حیثیت میں۔ مرد پر اس کی پرورش کرنا واجب ہے۔

عرب جیسا معاشرہ جس میں باپ اپنے ہاتھوں بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم پا کر نوبت یہاں تک پہنچی کہ عمرہ قضا کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی "یا عم، یا عم" کہتی ہوئی آئی۔ آپ ﷺ نے اس کو اٹھا کر اپنی سواری پر بٹھا لیا اور فرمایا "کون اس بچی کی کفالت کرے گا"؟ علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر عرض کیا "میں یا رسول اللہ! کیونکہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔" زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں یا رسول اللہ! کیونکہ یہ میرے دینی بھائی کی بیٹی ہے"۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! "یا رسول اللہ میں اس بچی کی پرورش کروں گا کیونکہ میری بیوی (اسماء بنتِ عمیس) اس بچی کی خالہ ہے"۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

"اس بچی کی پرورش جعفر کریں گے کیوں کہ خالہ ماں سی ہوتی ہے"۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلح: ۲۶۹۹۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان رشتوں کا حوالہ دیا جو اس بچی کے ساتھ تھے۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ خاندان کی بے سہارا بچیوں کی پرورش کرنا مردوں کا فرض ہے۔

تعلیم وتربیت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین قسم کے آدمی ہیں جن کو دوگنا اجر ملے گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس کے پاس کوئی باندی ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے اور اس کو تعلیم دے اور بہتر تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اسی سے شادی کر لے۔

(بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امته واهله: ۹۷، ۲۵۴۴، ۲۵۴۷، ۵۰۸۳۔ مسلم: ۳۸۵، ترمذی: ۱۱۱۶، ابنِ ماجہ: ۹۵۶)

مندرجہ بالا حدیث میں باندی کی تعلیم پر یہ اجر بتایا گیا ہے اور اپنی بیٹیوں یا خاندان کی بچیوں کو تعلیم دلانے پر اجر تو اس سے بھی بڑھ کر ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ".

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔ (سنن ابن ماجہ: ۲۲۴)

اس حکم میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں لہٰذا عورت کی تعلیم کا انتظام اس کے محرم پر فرض ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم چند نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دین سیکھنے کے لیے آئے۔ ہم بیس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ ہم گھر جانا چاہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِرْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ".

"جاؤ اپنے گھر والوں کی طرف انہی میں رہو، ان کو دین کی تعلیم دو اور اس پر عمل کا حکم دو"۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب اذان المسافرین: ٦٣١، ٦٢٨)

ان ارشادات کی اہمیت کے پیشِ نظر محرم مردوں میں بچیوں کی تربیت کا جذبہ اس قدر قوی ہوا کہ بسا اوقات وہ اپنی جوانی کی امنگوں اور دلچسپیوں کو بھی اس کے لیے قربان کر دیتے جس کی واضح مثال مندرجہ ذیل حدیث ہے:

"جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ایک نوجوان تھے (تقریباً سولہ سال عمر) غزوۂ احد میں ان کے والد شہید ہو گئے۔ انہوں نے ایک بیوہ خاتون سے نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ "تم نے کسی دوشیزہ سے نکاح کیوں نہیں کیا جس سے تم ہنستے کھیلتے اور وہ تم سے ہنستی کھیلتی"۔ انہوں نے جواب میں عرض کیا:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ فِيْ تِسْعِ اَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجْمَعَ اِلَيْهِنَّ جَارِيَةً فَرِقًا مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمْرَأَةً تُشَطِّهُنَّ وَتَقُوْمُ اِلَيْهِنَّ، قَالَ اَصَبْتَ".

یارسول اللہ ﷺ! میرے والد جنگِ احد کے معرکہ میں شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے نو بیٹیاں چھوڑ گئے جو میری نو بہنیں ہوئیں۔(ان کی نگہداشت کے پیش نظر) میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے ساتھ انہی جیسی نا تجربہ کار لڑکی کو جمع کر لوں۔ لہٰذا ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی کنگھی چوٹی اور دیکھ بھال کر سکتی ہے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا! "تم نے ٹھیک کیا"۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتن :۴۰۵۱۔ مسلم کتاب الرضاع ،باب استحباب نکاح البکر :۳۶۲۴)

معلوم ہوا کہ بیٹیاں ہوں یا بہنیں، بھتیجیاں ہوں یا بھانجیاں، لڑکیاں کسی بھی رشتے سے منسوب ہوں اگر ان کا باپ موجود نہیں تو محرم مردوں کو ان کی تعلیم اور تربیت کا ہر موزوں راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو دینی تعلیم دلانے کا خصوصی اہتمام کرتے، چنانچہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی عمرہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے زیر تربیت کئی سال رکھا تا کہ وہ ان سے علم حدیث اور فقہ دین حاصل کریں۔ اس تربیت کا نتیجہ تھا کہ عمرہ بہت بلند پایہ عالمہِ دین ثابت ہوئیں، محدثین ان کو علم سے بھرا ہوا برتن کہہ کر ان کے علم و فضل کا اعتراف کرتے۔ (دیکھئے تہذیب التہذیب)

ہمارے اسلاف نے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت پر اس قدر توجہ دی کہ صرف علم حدیث و فقہ میں اس قدر ممتاز اور بلند پایہ عالمات پیدا ہوئیں کہ دنیا کے کسی علم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں اس قدر خواتین نے مقام حاصل نہیں کیا۔

ابنِ حجر اور خطیب بغدادی جیسے محدثین کے شیوخ میں بیسیوں خواتین محدثات کے نام شامل ہیں۔

ہندوستان میں صحیح بخاری کا جو نسخہ رائج ہوا وہ ایک خاتون کریمہ مروزیہ ہی کا روایت کردہ ہے۔

علماء و محدثین نے اپنی بیٹیوں کی کس قدر علمِ دین سے سیرابی کی اور کس طرح کی یہ جاننے کے لیے ہماری زیرِ طبع کتاب ''روایتِ حدیث میں خواتین کا حصہ'' کا انتظار کیجیے۔

سرپرست مردوں پر فرض ہے کہ وہ اپنی خواتین کی دینی و اخلاقی تربیت، گھریلو امور میں سلیقہ اور تہذیب اور دینی تعلیم کا معقول انتظام کریں۔ تعلیم کے لیے ایسے مدرسے یا سکول کا انتخاب کریں جہاں ان کی دینی اقدار اور فطری شرم و حیا محفوظ رہیں۔ قرآن و حدیث کی بنیادی تعلیم دلانا بھی ضروری ہے جب کہ لکھنا پڑھنا اور مروجہ زبانوں کا سکھانا بھی خواتین کی بھلائی کے لیے لازمی ہے بشرطیکہ نیت یہ ہو کہ وہ ان علوم کو سیکھ کر دین کی تبلیغ و اشاعت، بچوں کی بہتر اسلامی تربیت اور گھریلو ماحول کی اصلاح کر سکیں گی۔ اپنے خاندان اور مسلم امہ کو بلند کردار اور اعلیٰ تہذیب کا حامل بنانے کے لیے ایسا کرنا ناگزیر ہے کیونکہ عورت ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی قوم کی تہذیبی اقدار کی امین ہوتی ہے۔خواتین کو اسلام نے دینی تعلیم کے حصول کا حق دیا ہے اور یہ مردوں پر اتنا موکد فریضہ ہے کہ اگر مرد خود تعلیم نہ دے سکے تو عورت خود اپنا یہ حق وصول کر سکتی ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے فتاوی قاضی خان۔نیز عورت اسلامی معاشرے میں،ص ۱۰۰)

دورِ حاضر میں لڑکیوں کو مروجہ تعلیم لڑکوں کی طرح دلائی جا رہی ہے اور سوچ بھی وہی کارفرما ہے یعنی معاشی جدوجہد میں آسانی۔یہ نیت ہی عورتوں کے حوالے سے سراسر غیر اسلامی ہے۔عورت کے معاشی امور کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نے سرپرست مرد کو بنایا ہے۔بچپن ہی سے بچی کے دل میں یہ بٹھانا کہ اس نے آئندہ زندگی میں خود کمانا اور کھانا ہے تو یہ اپنی ذمہ داری سے فرار کے علاوہ غلط تربیت کا بھی پیش خیمہ ہے۔

کفالت:

محرم مردوں پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنی خواتین کی کفالت کریں۔ان کی تعلیم،علاج،خوراک،لباس،رہائش اور عام ضروریات کو پورا کریں۔رب کریم نے معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ مرد کے کندھے پر رکھ کر ہی اسے قوام قرار دیا ہے۔ارشاد ہے:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾ (النساء:٣٤)

''مرد عورتوں کے معاملات کے ذمہ دار اور منتظم ہیں اس لیے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور اس لیے کہ وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں''۔

اگر مرد خواتین کی معاشی ذمہ داریاں نہیں اٹھاتے تو پھر وہ اس قابل بھی نہیں رہتے کہ قوام (سرپرست) ہونے کے تقاضے پورے کر سکیں۔ لڑکا ہو یا لڑکی اس کی کفالت باپ پر ہے یا باپ کے ورثاء پر۔ یہاں تک کہ جو خاتون مرد کے بچے / بچی کو دودھ پلا رہی ہے، اس کا کھانا اور کپڑا بھی مرد پر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ﴾ (البقرہ:٢٣٣)

''بچہ جس کا ہے (یعنی باپ) اس پر دودھ پلانے والی کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق واجب ہے''۔

خواتین کی کفالت کی ذمہ داری محرم مردوں میں سے ''اقرب'' (سب سے زیادہ قریب) پر عائد ہوتی ہے۔ اس کی غیر موجودگی، معذوری یا غیر ذمہ دار ہونے کی صورت میں اس کے بعد جو محرم مرد سب سے قریبی ہے وہی عورت کی کفالت کا ذمہ دار ہے۔ مثلاً سب سے پہلے باپ، باپ کے بعد دادا، پھر بیٹے اور بھائی، پھر چچا، نانا، ماموں پوتا، نواسا وغیرہ۔ یاد رہے کہ عام طور پر عورت کی کفالت کا ذمہ دار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی سے پہلے اس کا باپ ہوتا ہے اور شادی کے بعد شوہر ہوتا ہے۔ اگر باپ یا شوہر نہیں ہے اور عورت خود بھی صاحبِ حیثیت نہیں تو اس کی کفالت کی ذمہ داری کوئی دوسرا قریبی محرم مرد اٹھائے گا۔ باپ یا شوہر نہ ہونے کی صورت میں عورت کی ذمہ داری کوئی قریبی محرم مرد اٹھالے پھر بھی دیگر بھائی، بیٹے، چچا، ماموں بھتیجے، بھانجے، پوتے، نواسے، داماد، سسر وغیرہ کا اپنی اپنی جگہ فرض ہے کہ وہ اپنی محرم خاتون کی مختلف انداز میں مالی کفالت کرتے رہیں کیونکہ اپنے اوپر عائد کیے گئے فرض کو اپنی اپنی جگہ خود ادا کر کے ہی آخرت کا اجر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی عورت کا قریبی سرپرست اس کی معاشی ضروریات پوری نہیں کر رہا تو خاندان کے دیگر مردوں کا فرض ہے کہ وہ اس پر دباؤ ڈال کر، ترغیب دے کر، اپنی ذمہ داری پوری کرنے کا احساس دلائیں تاکہ عورت کی حق تلفی نہ ہو اور وہ مالی مشکلات میں مبتلا نہ ہو۔ اگر قریبی سرپرست ہے ہی نہیں یا غیر ذمہ دار ہے اور دوسرے محرم افراد بھی اپنا فرض پورا نہیں کر رہے تو اس صورت میں وہ تمام مرد حسبِ مراتب قصوروار ہیں۔ عورت کمانے کی ذمہ دار نہیں لیکن اگر وہ حجاب کی حدود کے ساتھ شریفانہ طریقے سے کچھ کما لیتی ہے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں۔ امہات المومنین بھی اپنے ہاتھ سے کما کر صدقہ کیا کرتی تھیں۔ البتہ بلاوجہ عورت کو کمانے پر مجبور کرنا اسے اس کی اصل ذمہ داریوں سے ہٹانے اور اس پر صریح ظلم کے مترادف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

لڑکوں اور لڑکیوں میں برابری:

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کے میرے والد نے مجھے ایک غلام ہبہ کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ بنانا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، کیا تم نے سب بچوں کو اسی طرح عطیہ دیا؟ انہوں نے کہا! نہیں۔ فرمایا:

فَاتقُوْا اللّٰهَ وَاَعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ . (صحیح بخاری، کتاب الہبہ: ۲۳۹۸)

''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں مساوات کرو۔''

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے کہا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ وہ تمہاری فرماں برداری میں برابر ہوں؟ انہوں نے جواب دیا! کیوں نہیں؟ فرمایا: تو پھر ایسے نہیں ہونا چاہیے یعنی تم ایک کو تو عطیہ دو اور دوسروں کو نہ دو۔

(سنن نسائی، کتاب النحل: ۳۶۲۰)

محرم مردوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں بیٹیوں کی پرورش ان کو کچھ دینے دلانے اور محبت وشفقت کا مظاہرہ کرنے میں برابری کریں البتہ لڑکیوں کی پرورش میں ان میں وہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ایک مسلمان بچی کے لیے ضروری ہیں اور لڑکوں کی پرورش میں وہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ایک مسلمان مرد کے لیے ضروری ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں لڑکے لڑکیوں کی انفرادی خصوصیات کو نظر انداز کر کے برابری کی سطح پر پرورش کی جا رہی ہے جو مغربی طرزِ فکر کا نتیجہ ہے۔

لڑکوں اور لڑکیوں کے لباس میں، تعلیم میں، نشست و برخاست میں، چھوٹ دینے میں برابری کرنا اسلامی تعلیم سے انحراف ہے اور یہ معاشرے کو تباہی کی طرف لے جانے کی کوشش ہے۔

نکاح میں ولایت:

اسلامی معاشرہ محرم مردوں پر یہ فریضہ عائد کرتا ہے کہ وہ اپنی خواتین کا نکاح ان کے نکاح کی عمر تک پہنچنے پر کسی با اخلاق اور دیندار آدمی کے ساتھ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا خَاطَبَ اِلَيْكُم مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ".

"جب تم کو کوئی نکاح کا پیغام دے جس کا اخلاق اور دین تمہیں اچھا لگتا ہو تو اس کی شادی کر دیا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو دنیا میں بہت بڑا فتنہ و فساد مچ جائے گا"۔ (سنن ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فیمن ترضون دینہ فزوجوہ، ۱۰۴۸)

خواتین کے نکاح کے تمام امور خصوصاً ولایتِ نکاح اس کے محرم افراد کے ذمہ ہے۔ عورت از خود نہ اپنا نکاح کر سکتی ہے نہ کسی دیگر عورت کا نکاح اپنی مرضی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے کرا سکتی ہے۔نکاح ایک عورت کی زندگی کا انتہائی نازک معاملہ ہے، اس کے لیے جس دور اندیشی' سوجھ بوجھ اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے وہ سرے سے عورت میں موجود ہی نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ نکاح، طلاق، رجوع سبھی امور مردوں کے ہاتھ میں رکھے گئے۔نکاح میں جو مرد عورت کے سرپرست کی حیثیت رکھتا ہے اسے اصطلاحاً ولی کہا جاتا ہے۔ولایتِ نکاح کے لیے بہ لحاظ قرابت مردوں کی درجہ بندی کی گئی ہے اور قریبی ولی کی موجودگی میں دور کا ولی ولایتِ نکاح نہیں کرسکتا سوائے اس صورت کے کہ قریب کا ولی فاتر العقل ہو یا از خود اپنا اختیار دوسرے ولی کو سونپ دے۔عورت نابالغہ ہو، مطلقہ ہو، بیوہ ہو، کنواری ہو، عمر رسیدہ ہو، شہری ہو، دیہاتی ہو، ان پڑھ ہو، تعلیم یافتہ ہو، ہر صورت میں ولی کے ہاتھ میں اس کے نکاح کا معاملہ ہے جو عورت ولی کے بغیر نکاح کرتی ہے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فِنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ".

اس عورت کا نکاح باطل ہے، اس عورت کا نکاح باطل ہے، اس عورت کا نکاح باطل ہے"۔(ابوداود:۲۰۸۳، ترمذی، ابن ماجہ:۱۸۷۹، مسند احمد)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ".

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے"۔ (مسند احمد:۴/۳۹۴۔ابن ماجہ:۱۸۸۱۔معانی الآثار :۳/۹۔سنن الکبریٰ:۷/۱۰۷)

اسلام ولی پر یہ فریضہ عائد کرتا ہے کہ وہ با اخلاق اور دیندار آدمی سے اپنی خواتین کا نکاح کرے اور لڑکی رعورت کی رائے معلوم کرے، اسے مجوزہ رشتہ کے بارے میں تفصیلاً بتائے اور پھر اس کی مرضی کے مطابق آخری فیصلہ کرے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے کر دیں تو کیا اس سے اجازت لینا چاہیے۔آپؐ نے فرمایا: ہاں اس سے اجازت لینا چاہیے۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: بچی تو شرمائے گی۔آپ نے فرمایا:

فذالک اذنها اذا هی سکتت (اس وقت اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے)(مسلم:۳۴۶۰)

اگر ولی عورت یا لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح ایسے مرد سے کر دے جو اس کو ناپسند ہو تو اسلام نے اسے یہ اختیار دیا ہے کہ وہ عدالت کے ذریعے اس نکاح کو فسخ کرا لے۔(تفصیل کے لیے دیکھیے "نکاح میں ولی کی حیثیت" مشربہ علم وحکمت)

بعض علاقوں میں نکاح شغار کا رواج ہوتا ہے یعنی وٹے سٹے کا نکاح۔ایسے نکاح کو رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔(دیکھیے صحیح مسلم،کتاب النکاح)

نکاح شغار یہ ہے کہ ایک مرد کسی عورت کا نکاح اس شرط پر کرے کہ متعلقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد یا دوسرا مرد بھی اپنے خاندان کی کسی عورت کا نکاح اس مرد کے ساتھ یا اس مرد کے خاندان کے کسی مرد کے ساتھ کرے گا۔ ایسے نکاح میں دونوں عورتوں کے تمام امور دونوں طرف سے برابر برابر سطح پر چلائے جاتے ہیں۔ ایک جتنا مہر، ایک جتنی بری، ایک جیسا ولیمہ۔ چاہے دونوں کے لیے ایسا کرنا دشوار ہو یا حالات اجازت نہ دیتے ہوں۔ اور بعض لوگ مہر ادا ہی نہیں کرتے اور دونوں عورتیں بغیر مہر کے مردوں کے نکاح میں دے دی جاتی ہیں۔ اگر مہر ادا نہ کیا جائے تو نکاح ہی باطل ٹھہرتا ہے۔ جب ایک میاں بیوی میں چپقلش پیدا ہوتی ہے تو دوسرے میاں بیوی کو بھی چپقلش پر اس کے خاندان والے مجبور کرتے ہیں۔ یوں ایک کے ساتھ دو گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ نیز ایسے نکاح میں عورت کو کوئی حق نہیں ملتا۔ اس کے تمام حقوق دوسری عورت کے حقوق سے مشروط ہوتے ہیں۔ معاشرے میں اس قسم کے نکاح عورتوں پر ظلم کی بدترین صورت ہے، جسے بدقسمتی سے مسلمان ہونے کے باوجود آج بھی ہمارے معاشرے میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔

ہمارے معاشرے میں لڑکیوں کے نکاح دیر سے کرنے کا رواج بھی عام ہو چکا ہے۔ نتیجہ یہ کہ لڑکیاں جب نکاح کی عمر سے نکل جاتی ہیں تو از خود نکاح کر لیتی ہیں یا والدین کو چھوڑ کر عدالت میں جا کر نکاح کر لیتی ہیں۔ اس بدنامی سے بچنے کا ذریعہ اور اس گناہ کی روش سے بچاؤ کا طریقہ بروقت یعنی بلوغت کے ساتھ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کا نکاح کر دینا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے "رشتے کیوں نہیں ملتے")

مندرجہ بالا احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ولی (محرم سرپرست) کو چاہیے کہ پوری نیک نیتی سے اور خیر خواہی سے عورت کے مستقبل کا فیصلہ کرے اور کسی ایسے شخص سے نکاح نہ کرے

- جو گھٹیا اخلاق والا ہو۔
- جو دین سے بے بہرہ ہو۔
- جو اس عورت کو ناپسند ہے جس سے اس کا نکاح کیا جا رہا ہے۔
- جہاں یہ امکان ہو کہ عورت کو اس کے پورے حقوق نہیں ملیں گے۔

عورت کی فطرت ہے کہ وہ نکاح کے بعد الگ گھر چاہتی ہے۔ اللہ نے بھی الگ گھر اس کا حق رکھا ہے لہٰذا مرد قوام کی حیثیت سے ہر نئے فرد کا نکاح کرنے اور گھر میں کسی شادی شدہ عورت کا اضافہ ہونے پر اسے رہائش کے لیے ایک ایسا گھر دیں جس کے اندر کاموں اور تدبیر میں اس عورت کی اپنی خواہش اور مرضی کار فرما ہو۔ شریعت کے پردہ کے احکام، نامحرموں سے اختلاط سے بچاؤ، بچوں کی یکسوئی سے تربیت، شوہر کی خدمت اور اس کی ذاتی دلچسپیوں میں خصوصی حصہ لینا یہ سب تبھی ہو سکتا ہے جب کہ ہر زوجین کے لیے الگ گھر ہو۔

ورنہ اکٹھے رہنے سے گھر مختلف جھگڑوں اور شکووں کا اکھاڑا بن جایا کرتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہمارے معاشرے میں تاحال ''نئی شادی۔ نیا گھر'' یا ''شادی خانہ آبادی'' کا عملی پہلو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ نتیجہ یہ کہ نئی نسل میں والدین کے خلاف بغاوت ابھر رہی ہے اور وہ والدین یا دیگر رشتہ داروں کے جائز حقوق بھی دینے سے گریز کر رہے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے ''رہائش الگ یا مشترکہ؟ مشربہ علم وحکمت''

وراثت میں حصہ ادا کرنا:

خاندانی جائیداد کے جملہ امور کے نگران اور سرپرست مرد ہوتے ہیں، اس لیے کسی فرد کی موت کی صورت میں ان کے ترکے کو حق داروں میں انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا اور خوش دلی سے ان کا حصہ ان تک پہنچانا اس مرد کی ذمہ داری ہے جس کے ہاتھ میں اختیارات کی باگ ڈور ہے۔ ہمارے معاشرے میں عورتوں پر غیر اسلامی رسم ورواج کے تحت تو خوب خرچ کیا جاتا ہے لیکن اسلام جو معاشی حقوق متعین کرتا ہے انہیں ادا کرنے میں تنگ دلی سے کام لیا جاتا ہے مثلاً لڑکیوں کو جہیز دینا اور وراثت میں سے حصہ ادا نہ کرنا۔ بعض سرپرست مرد اپنی نادار عورتوں کی مالی مدد بھی کرتے ہیں لیکن شرعی قاعدے کے مطابق وراثت میں سے حصہ ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جہاں وراثت کے احکام بتائے ہیں وہاں آخر میں یہ بھی فرمایا ہے:

﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ. وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾ (النساء:۱۳:۱۴)

''یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے گا اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا''۔

بعض خاندانوں میں عورتیں ہی نہیں بعض مرد بھی مالی طور پر خاصے کمزور ہوتے ہیں لیکن سربراہِ خاندان جائیداد میں سے حصہ ادا نہیں کرتا۔ یوں اپنی جائیداد ہوتے ہوئے بھی ایسے کمزور حضرات کو دوسروں کا دست نگر رہنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر انہیں ان کا شرعی حصہ ادا کر دیا جاتا تو وہ معاشی تنگی کی حالت سے نکل آتے۔ یوں سربراہ خاندان دوہرے ظلم کا ارتکاب کرتا ہے۔ ایک حصہ ادا نہ کر کے، دوسرے مفلوک الحال پر ترس نہ کھا کر۔ خواتین اور یتیم بچے معاشرے کا کمزور طبقہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں بڑی تفصیل سے ان کے حصے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور حقوق واضح کیے ہیں۔

دورِ حاضر میں عورت اپنی معاشی ضروریات کے لیے از خود جدوجہد کرنے کی روش پر چل نکلی ہے اس میں بھی مرد سرپرستوں کا ہی قصور ہے جنہوں نے نہ تو اس کی کفالت کی، نہ اس کا جائیداد سے حصہ ادا کیا اور نہ ہی اسے کمانے سے منع کیا بلکہ اب تو سرپرست مرد خود عورت کو ایسا ہنر یا تعلیم دلاتے ہیں جس سے وہ ملازمت کر کے کچھ نہ کچھ کما سکے۔ یوں مرد حضرات عورت کی کمائی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (دیکھیے کتابچہ ''تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ'')

خواتین سے مشورہ:

اپنے خاندان کی خواتین سے حسبِ ضرورت بعض امور میں مشورہ کرنا بھی مردوں کا فرض ہے۔ عورتوں کی رائے اور اعتماد حاصل کیے بغیر از خود فیصلہ کر کے اسے عورتوں پر مسلط کر دینا مروت اور انصاف سے بعید ہے۔ گھر ایک ریاست ہے اور اس کے امور باہمی مشورے سے طے ہونے چاہئیں۔ خصوصاً گھر داری کے معاملات اور خواتین سے متعلق امور میں عورتوں سے مشورہ لینا نہایت ضروری ہے اس لیے کہ خواتین ہی ان معاملات کو بہتر جانتی اور ان کے بارے میں فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خود خواتین سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طریقہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک رات ایک عورت کو شوہر کی جدائی میں اشعار پڑھتے ہوئے سنا تحقیق پر معلوم ہوا کہ اس عورت کا خاوند کئی ماہ سے جہاد پر گیا ہوا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ عورت اپنے شوہر کے بغیر کتنے دن رہ سکتی ہے؟ حفصہ رضی اللہ عنہ شرم کے مارے خاموش رہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا تو انہوں نے بتایا کہ عورت شوہر کے بغیر چار ماہ تک رہ سکتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی یہ بات سن کر پورے ملک میں یہ قانون جاری کر دیا کہ ہر مجاہد کو چار ماہ بعد گھر بھیج دیا جائے۔ (فقہ عمر رضی اللہ عنہ)

لڑکیوں کے نکاح کا فیصلہ کرنے میں بھی گھر کی خواتین سے مشورہ ضروری ہے کیونکہ وہ لڑکیوں کی پسند' ناپسند اور مزاج سے مردوں کی نسبت کئی گنا زیادہ واقف ہوتی ہیں۔

عورتوں کی عصمت و عفت کی حفاظت:

مردوں پر عورتوں کے حوالے سے جتنی ی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں ان کا بنیادی، واحد اور مشترک مقصد عورت کی عفت، عصمت کی حفاظت ہے۔ اسی لیے محرم مردوں اور عورتوں میں کسی قسم کی صنفی کشش اور داعیے کو بدترین گناہ اور شدید ترین وعید کا سزاوار قرار دیا گیا ہے۔ نیز ان میں فطری طور پر یہ چیز رکھی گئی ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایسا جذبہ پیدا ہی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَـٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (الاحزاب: ۵۹)

"اے نبی ﷺ اپنی بیویوں سے اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ (باہر نکلیں تو) اپنے اوپر چادر سے گھونگھٹ نکال لیا کریں، یہ امر ان کے لیے موجبِ شناخت و امتیاز ہو گا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

دراصل یہ حکم رسول اللہ ﷺ کو دے کر امت کے تمام مردوں کو مخاطب کیا گیا کہ وہ عورتوں کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے ان سے احکامِ ستر و حجاب کی پابندی کروایا کریں۔

حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے نامحرم مرد گھروں میں عورتوں کے ہاں آیا جایا کرتے تھے لیکن حکمِ حجاب نازل ہوتے ہی رسول اللہ ﷺ نے نامحرم مرد اور اپنی بیوی کے درمیان پردہ ڈال کر حجاب کا عملی طریقہ بتا دیا۔ (دیکھیے مسلم، کتاب النکاح)

خاندان کے مردوں پر عورتوں کے حوالے سے یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ عورتوں کی عفت کے دلیر، بے باک اور پرزور محافظ کا کردار ادا کریں۔ایک مرد کی مردانہ غیرت اور جرأت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی بیوی، بیٹی، بہن، ماں اور دیگر رشتہ دار خواتین کی عفت و عصمت کی حفاظت کے معاملے میں حساس ہو۔اسے یہ معلوم ہو کہ کسی عورت یا کسی مرد کی کون سی حرکت، کون سا انداز، کون سی بات، کون سا اشارہ، برائی و بے حیائی کے راستے کی طرف جانے کا غماز ہوتا ہے تاکہ وہ اس پہلے اقدام پر ہی باخبر ہو جائے، عفت و عصمت پر داغ پڑنے سے پہلے ہی تحفظ اور روک کا سامان کرے۔ایک مرد کی فراست اور عقل مندی کا امتحان یہیں ہوتا ہے کہ وہ عورتوں کی عفت و عصمت کے تحفظ کے کون کون سے طور طریقوں سے واقف ہے۔اسلام نے اس سلسلے میں حجاب کے واضح احکام دیئے اور ساتھ بہت سی احتیاطی تدابیر بھی بتائی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- عورت کی آواز بغیر ضرورت غیر مردوں تک نہ پہنچے۔
- عورت کے چلتے ہوئے اس کے جوتے اور پاؤں کی آواز پیدا نہ ہو۔
- عورت ایسا برقع یا چادر اوڑھ کر باہر نہ نکلے جو جاذبِ نظر ہو، چھوٹا ہو، یا تنگ ہو کہ اعضاء الگ الگ نظر آئیں۔
- عورت کسی سفر پر اکیلے نہ جائے بلکہ محرم مردوں کے ساتھ جائے۔
- عورت ایسے راستے پر چلے جہاں مردوں سے ٹکراؤ نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- ایسی جگہ پر نہ جائے جہاں نامحرم مردوں سے اختلاط ہو۔
- خوشبو لگا کر باہر نہ نکلے کہ مرد اس کی طرف متوجہ ہوں۔
- اپنی نظر کو جان بوجھ کر نامحرم پر نہ ڈالے۔
- ایسا زیور نامحرم مردوں کی موجودگی میں یا باہر پہن کر نہ نکلے جس کے باہم ٹکرانے سے آواز پیدا ہو، جیسے چوڑیاں وغیرہ۔
- اپنا زیور اور بناؤ سنگھار نامحرم مردوں پر ظاہر نہ ہونے دے۔
- ایسی جگہوں پر نہ جائے جہاں بے حیائی کے مظاہرے عام ہوتے ہیں۔
- ایسی فلمیں اور تصویریں نہ دیکھے، ایسی کہانیاں، رسالے اور اخبار نہ پڑھے جو بے حیائی پھیلانے والے ہوں۔
- ایسی عورتوں کی مجلس میں نہ بیٹھے اور نہ ان سے میل جول رکھے جن کا کردار گھٹیا ہے اور وہ خود عفت و عصمت کی حفاظت سے غافل ہیں۔
- بغیر ضرورت گھر کی چار دیواری سے باہر نہ نکلے۔
- اپنے گھر کی چھت، بیرونی دیواروں، دروازوں اور کھڑکیوں کی طرف نہ آئے جہاں اپنی نظر باہر پڑنے کا اندیشہ ہو یا باہر سے کسی کی نظر اس عورت پر پڑ سکتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام امور میں عورت کو حساس ہونا چاہیے اور ان کی پابندی بھی کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے لیکن عورت کے ساتھ ساتھ اس کے محرم مردوں کو اس عورت سے بھی کہیں زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ عورت اکثر غفلت اور بھولپن میں کسی خرابی کا شکار ہو جاتی ہے۔ مرد کو اللہ نے ایسی سمجھ اور فراست دی ہے کہ وہ قبل از وقت بہت سی چیزوں کا اندازہ لگا لیتا ہے۔ لہٰذا مرد کو چاہیے کہ ان امور میں عورت پر نرمی نہ برتے بلکہ کسی قدر سختی اختیار کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ : الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَ رَجُلَةُ النِّسَاءِ . (صحیح الجامع الصغیر زیادۃ للالبانی۔ الجزء الثالث ۳۰۵۸)

''تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے (۱) والدین کا نافرمان (۲) دیوث (۳) عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا مرد۔''

دیوث اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بیوی کے پاس یا اس کی بہن بھتیجی یا اس کے گھر کی عورتوں کی غیر مردوں سے راہ ورسم ہو اور وہ شخص غیرت نہ کرے اور انہیں شرعی حدود کا پابند نہ کرے۔

ہر چیز گھر میں مہیا کرنا:

محرم مردوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی خواتین کی تمام ضروریات کو گھر بیٹھے پورا کریں۔ گھر کے وہ تمام امور جو چار دیواری کے باہر سے متعلق ہیں ان کو خوش دلی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور توجہ سے اپنا فریضہ سمجھ کر ادا کریں۔ اگر مرد عورت کو گھر میں اس کی ضروریات مہیا نہیں کرتا تو اسے مجبوراً باہر نکلنا پڑتا ہے، جب کہ عورت کے لیے محفوظ پناہ گاہ چار دیواری ہے۔ باہر کی دنیا کا تو یہ حال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ".

"عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان تاکتا ہے"۔ (علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے، ترمذی بحوالہ مشکوۃ، ۳۱۰۹)

دورِ حاضر میں مرد حضرات نے سبزی کی خریداری سے لے کر بجلی کے بل بھروانے تک تمام بیرونِ خانہ کام عورت کے کندھے پر رکھ دیئے ہیں حالانکہ یہ ان کی مردانہ غیرت کے منافی ہے، نامعلوم وہ کس طرح یہ گوارہ کر لیتے ہیں کہ ان کی ماں بہن، بیوی بیٹی غیر مردوں سے سبزی خریدے، چیزوں کا بھاؤ تاؤ کرے' ویگنوں اور بسوں میں دھکے کھائے نامحرم مردوں کی نظروں کا نشانہ بنے۔ کہا جاتا ہے کو عورتیں مردوں کی خریدی ہوئی اشیاء پسند نہیں کرتیں' اس لیے مرد عورتوں کو بازار بھیجتے ہیں یہ سراسر غلط ہے عورتوں کو چاہیے کہ گھر کے مرد جو کچھ، جیسا بھی لا دیں اسے خوش دلی اور شکریے کے ساتھ قبول کر لیں، اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ایسے بھائی بیٹے دیئے ہیں جو چار دیواری میں محبت اور احترام کے ساتھ ضرورت کی چیزیں مہیا کر کے غیر مردوں کی غلیظ نگاہوں اور آوازوں سے بچا لیتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔دنیا کی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔حسبِ پسند اشیاء کا حاصل کرنا مقصدِ زندگی نہیں ہے۔حسب پسند اشیاء کے حصول کی جگہ دنیا نہیں جنت ہے۔

سفر میں معیت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ''

''عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے''۔(صحیح ابن حبان:۲۷۲۱)

ایک اور حدیث میں ہے:

لا یحل لامرأۃ تومن باللّٰہ والیوم الاٰخر ان تسافر فوق ثلاثۃ ایامٍ اِلّا معھا ابوھا واخوھا او زوجھا اَوْ ابنھا او ذو محرمٍ منھا .

(ابوداؤد:۱۷۲۶،کتاب الحج)

''جوعورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دن یا اس سے زائد سفر کرنا حلال نہیں مگر اس کے ساتھ اس کا بھائی، باپ یا خاوند یا بیٹا یا کوئی اور محرم ہو۔''

بہت سی احادیث عورت کے بغیر محرم کے سفر نہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔ان میں سے بعض میں تین دن رات کے سفر کی حد ہے۔بعض میں دو دن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے سفر کی، بعض میں ایک رات کے سفر کی اور بہت سی ایسی احادیث بھی ہیں جن میں بغیر حد کا ذکر کیے بغیر محرم کے سفر کرنے سے عورت کو منع کیا گیا ہے۔ امام نووی نے ان سب احادیث پر بحث کر کے فیصلہ کن بات یہ کہی ہے کہ ہر وہ مسافت جسے سفر کہا جاتا ہے عورت کو خاوند یا دیگر محرم کے بغیر سفر کرنے سے روکا جائے گا خواہ وہ سفر تین دن کا ہو، دو دن کا ہو، ایک دن کا ہو یا نصف دن کا، یا اس کے علاوہ۔

''عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے''۔ اس حدیث میں وہ ہر مسافت شامل ہے جسے سفر کہا جاتا ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی غیر محرم مرد عورت سے خلوت نہ کرے اور ہر گز کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے''۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا! ''اے اللہ کے رسول! میرا نام فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے اور بیوی حج کے لیے نکلی ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جا تو جا کر بیوی کے ساتھ حج کر''۔ (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، ۳۰۰۶)

سفر میں محرم کا ساتھ ہونا دراصل عورت کی عفت و عصمت ہی کے پیشِ نظر تعین کیا گیا ہے تا کہ تنہا عورت کسی ناگوار حادثے کا شکار نہ ہو جائے۔

محرم مردوں کا یہ فرض ہے کہ وہ خواتین کو جہاں ان کا جانا ضروری ہو ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر جائیں۔رسول اللہ ﷺ ایک بار اعتکاف میں تھے۔عشاء کے وقت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے تشریف لائیں جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ ان کو ان کے ساتھ گھر تک چھوڑنے گئے۔

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب زیارۃ المراۃ زوجھا فی اعتکافہ:۱۹۱۱)

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ناپاکی کی وجہ سے حج کے ساتھ عمرہ نہ کرسکی۔ جب حج سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ لوگ تو دوہرا اجر لے گئے اور میں ایک ہی اجر لوں گی۔آپ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر (عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں تنعیم لے جاؤ۔چنانچہ وہ مجھے اونٹ پر اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے اور میں اپنی اوڑھنی کو اپنی گردن سے کھول دیتی تھی اس پر عبدالرحمٰن میرے پاؤں پر اس طرح مارتے تھے کہ معلوم ہو جیسے اونٹ کو مار رہے ہیں (تاکہ منہ ننگا کرنے پر میں خبردار ہو جاؤں) میں ان سے کہتی: بھلا تمہیں یہاں کوئی (مرد) نظر بھی آتا ہے؟ غرضیکہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر آئے، آپ اس وقت حصبہ کے مقام پر تھے۔(مسلم:۲۹۴۱)

اس سے پتا چلتا ہے کہ عورت کا سفر چاہے عمرہ اور حج کا ہو یا کسی اور مقصد کے لیے، صرف محرم مردوں کے ساتھ سفر کرنا چاہیے نیز مرد اگر عورتوں میں پردے کے حوالے سے کوئی سستی یا نرمی محسوس کریں تو ان کو خبردار کریں کہ یہی غیرت کا تقاضا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے ہم سفر ہونے کی صورت مردوں کو مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ سواری کو تیز نہ چلائیں، تیز رفتاری کی صورت ان کے گر جانے یا گھبرانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ بھی اس امر کا خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار سفر پر جا رہے تھے۔ (ازواجِ مطہرات بھی ساتھ تھیں۔ اونٹوں کو ہانکنے والا شخص تیز تیز ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"وَيُحَكَ يَا اَنْجَشَه رُوَيْدًا سُوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ".

"انجشہ! تیرے لیے خرابی ہو، اونٹوں کو آہستہ آہستہ چلا (سوار خواتین کو) آبگینے سمجھ کر (کہیں ٹوٹ نہ جائیں)

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمۃ النبی ﷺ)

عورتیں نازک مزاج ہوتی ہیں اور نازک دل بھی، لہٰذا آپ ﷺ نے سواریوں کو آہستہ چلانے کی تاکید کی۔

- عورتوں کے چلنے کی رفتار مرد کی نسبت سست ہوتی ہے لہٰذا عورت کا ساتھ دینے کے لیے اپنی رفتار بھی سست رکھیں۔
- راستہ میں کیچڑ، پتھر اور سطح اونچی نیچی ہو تو ان کی خصوصی مدد کریں۔
- سفر میں عورتوں کی پیاس بھوک اور دیگر ضروریات کا بھی خیال رکھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- آرام اور سکون سے سواری پر اترنے اور چڑھنے کا موقع دیں۔
- انہیں آرام دہ نشست مہیا کرنے کی کوشش کریں۔
- نشست ایسی ہو جہاں غیر مردوں سے بدن چھو جانے کا خدشہ نہ ہو۔
- عورت کو باپردہ حالت میں ساتھ لے کر جائیں۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا..... مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ صفیہ مسلمانوں کی ماں ہیں (آزاد ہیں) یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی؟ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاب کرایا تب تو وہ مسلمانوں کی ماں ہیں اور اگر حجاب نہ کرایا تو لونڈی ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کیا تو ان کے لیے اونٹ پر اپنے پیچھے جگہ درست کی اور پردہ کھینچ دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی: ۱۳۶۲)

دورِ حاضر میں فتنوں کے جال جگہ جگہ بچھ چکے ہیں۔ ان حالات میں جوان بچیوں کو چاہے ساتھ کا گھر ہی کیوں نہ ہو اکیلے بھیجنا درست نہیں جب تک کہ اس کا کوئی محرم مرد ساتھ نہ ہو۔ سکول اور مدرسے میں بھی محرم افراد کو لانے اور لے جانے کی ذمہ داری اٹھانا چاہیے۔ رکشہ ڈرائیوروں اور ویگنوں میں اکیلے بھیجنا کسی صورت بھی درست نہیں جب کہ آج کل عام طور پر یہی ہو رہا ہے۔

نامحرم مردوں کو کسی عورت کے ہاں جانے کی ضرورت ہو تو:

اگر کسی نامحرم مرد کو کسی کام کے سلسلے میں نامحرم عورت کے ہاں جانا پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی آدمی تم میں سے کسی عورت کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزارے جب تک کہ عورت کا کوئی ذی محرم یا اس کا خاوند اس کے پاس موجود نہ ہو"۔ (بخاری' مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوت)

تاکہ اجنبی مرد اور عورت کے درمیان کوئی برا خیال نہ آنے پائے۔ نیز محرم مرد عورت کی نامحرم مرد کے کام کے سلسلے میں مدد کرے۔ کیونکہ خواتین اجنبی مردوں سے بات کرتے ہوئے حیا محسوس کرتی ہوں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ لوگ کسی عورت یا مرد کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا نہ ہوں اور معاشرے کی فضا مکدر نہ ہو۔

اپنے سے چھوٹی خواتین اور بچیوں پر شفقت:

رشتے اور عمر میں چھوٹی خواتین یعنی بیٹیوں، بھتیجیوں، بھانجیوں، پوتیوں، نواسیوں اور چھوٹی بہنوں سے شفقت' درگزر اور نرمی کا برتاؤ کرنا ان کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں اور خواہشوں کا خیال رکھنا محرم افراد کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

سنن نسائی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز کی امامت کراتے ہوئے امامہ بنتِ ابوالعاص رضی اللہ عنہا کو کندھے پر اٹھا لیتے۔ جب رکوع کرتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔

(نسائی کتاب الامامت، ح:۸۱۸۔ بخاری:۴۸۶۔ مسلم:۸۴۴)

اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ نماز فرض ہو یا نفل، بچے کو اٹھا کر ادا کی جا سکتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بچے کو اٹھایا اور نیچے لٹایا بٹھایا بھی جا سکتا ہے۔ نیز بار بار بھی ایسے کر سکتے ہیں۔

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب پہلی بار ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو میں ان کے گھر میں گیا۔ آپ کی لختِ جگر عائشہ رضی اللہ عنہا بخار میں مبتلا تھیں۔ اتنے میں ابوبکر تشریف لائے تو ان سے پوچھا "پیاری بیٹی کیا حال ہے؟ اور ساتھ ہی ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔ (بخاری، کتاب مناقب الانصار، ۳۹۱۸ ابوداود: ۵۲۲۲، کتاب الادب)

فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھ کر فرطِ شفقت سے ان کا ہاتھ پکڑتے اور بوسہ دیتے۔ (سنن ابوداود: ۵۲۱۷)

عمر رسیدہ خواتین کا احترام:

خاندان کی عمر اور رشتے میں بڑی خواتین کے احترام اور خدمت میں لگے رہنا بھی مسلمان مردوں کا شیوہ ہے۔ بزرگوں کی خدمت ایک سعادت اور اجر کا باعث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ارشاد کا مفہوم ہے:

"جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور بڑوں کے حق کو نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں"۔ (ابوداود: ۴۹۴۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بننے کے لیے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنا ایک لازمی امر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا:

"میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے"؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرمایا:

''تمہاری ماں'' اس نے دوبارہ پوچھا۔''اس کے بعد''؟ فرمایا! ''تمہاری ماں'' اس نے تیسری بار سوال کیا ''اس کے بعد میرے حسن سلوک کا کون مستحق ہے''؟ فرمایا ''تمہاری ماں'' اس شخص نے چوتھی مرتبہ پھر یہی پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا! ''تمہارا باپ''۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ، ۶۴۴۷، ۶۴۴۸۔ ابن ماجہ: ۲۷۰۶۔ بخاری: ۵۹۷۱)

مندرجہ بالا حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ باپ یعنی مرد کے مقابلے میں ماں کے احترام اور حسنِ سلوک کی اہمیت تین گنا زیادہ ہے۔ نیز ماں کے ساتھ ساتھ وہ تمام خواتین بھی اس میں درجہ بدرجہ شامل ہیں جن کا رشتہ ماں کے برابر ہے مثلاً دادی، نانی، پھوپھی، خالہ، بڑی بہن، اور دیگر عمر رسیدہ خواتین ۔رسول اللہ ﷺ نے خالہ کے بارے فرمایا:

''اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ''.

''خالہ ماں کے مرتبے پر ہے''۔ (صحیح مسلم۔ بخاری، کتاب الصلح: ۲۶۹۹)

بزرگ خواتین کا احترام اور خدمت انسان کے چھوٹے موٹے گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، مجھ سے ایک سنگین گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا! ''کیا تمہاری ماں ہے''؟ اس نے عرض کیا ''نہیں'' آپ ﷺ نے پوچھا! ''کیا تمہاری خالہ ہے''؟ اس شخص نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا! ''جی ہاں''! فرمایا:

''جاؤ جا کر اپنی خالہ کی خدمت کرو، یہی تمہارے گناہ کا کفارہ ہے''۔

(سنن ترمذی، حسن صحیح حدیث)

بڑی عمر کی خواتین کے احترام اور خدمت کے بہت سے انداز ہیں۔

- ان کی ملاقات کے لیے حاضر ہونا۔
- ان کے سامنے نرم اور دھیمے لہجے میں بات کرنا۔
- ان کو پکارتے وقت احترام کے صیغے استعمال کرنا۔
- ان کی نصیحت کو غور سے سننا۔
- ان کی مجلس میں شور اور فضول باتیں نہ کرنا۔
- ان کے سامنے نظر نیچی رکھنا۔
- بیماری کی صورت میں دوا لا کر دینا، دوا کھلانا، تیمارداری کرنا۔
- انہوں نے کہیں جانا ہو تو سواری کا انتظام کرنا اور ہمراہ جانا۔
- ان کے جذبات کا خیال رکھنا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضاعی خالہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کے گھروں میں تشریف لاتے، خیر خیریت دریافت کرتے اور اکثر کچھ دیر آرام بھی فرماتے۔ (صحیح مسلم)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر اکثر تشریف لے جاتے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چمڑے کا بستر بچھاتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے۔آپ ﷺ کو پسینہ آتا تو امّ سلیم رضی اللہ عنہا اسے ایک شیشی میں جمع کر لیتیں۔اور اسے خوشبو میں ملا لیتیں۔(بخاری، کتاب الاستئذان، باب من زار قوما)

ایک غزوے میں بہت سی عورتیں قید ہو کر آئیں ان میں رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن شیما بھی تھیں۔انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیٹھنے کے لیے اپنی چادر بچھادی۔انہیں فرمایا!''اگر رہنا چاہو تو بہتر جانا چاہو تو تمہاری خوشی مقدم''۔شیما نے گھر جانا چاہا تو آپ ﷺ نے اونٹ اور بکریاں نیز سواری دے کر روانہ فرمایا۔(طبقات ابن سعد)

غزوہ احد میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ نے جو اس وقت مسلمانوں کی سخت دشمن تھی ،ان کا کلیجہ چبا کر نگلا، نیز حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کی لاش نہ دیکھ پائیں''۔رسول اللہ ﷺ کا خیال تھا کہ لاش کی حالت دیکھ کر انہیں دکھ پہنچے گا گویا یہ ان کو تکلیف اور صدمے کے احساس سے بچانے کی ایک تدبیر تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بات کو سمجھ گئیں' وہ لاش پر آئیں اور دیکھ کر کمال صبر اور استقامت سے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کہا اور واپس چلی گئیں۔(تاریخ طبری)

(بڑوں کے احترام کی مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ''ہم اور ہمارے بڑے'')

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غصہ مت کریں:

اکثر خواتین بات بات پر الجھ پڑتی ہیں۔ اکثر غصے میں آ جاتی ہیں لیکن ان کی ایک خوبی بھی ہے اور وہ یہ کہ تسلی، محبت اور اپنائیت کا صرف ایک لفظ سن کر فوراً نرم ہو جاتی ہیں اور سارے گلے شکوے ختم کر دیتی ہیں۔ محرم مردوں کو چاہیے کہ عورتوں کی عادات کو پیشِ نظر رکھیں اور ان کا جیسا مزاج ہو ویسا ہی حسنِ تدبیر اور خوش اسلوبی کے ساتھ ان سے گزارہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصل بہادر وہ نہیں جو کسی کو مقابلے کے وقت پچھاڑ لے بلکہ وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو پالے۔" (بخاری کتاب الادب:٥٦٤٩۔ مسلم:٤٧٢٤)

نیز فرمایا:

"تم میں سے وہ بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے بہتر ہے۔"

گو اس حدیث میں اصل مخاطب بیوی بچے ہیں لیکن دیگر قریبی رشتہ دار بھی اس حکم میں شامل ہیں مردوں کو چاہیے کہ وہ غصہ نہ کریں اور جھنجھلاہٹ کا شکار نہ ہوں بلکہ تحمل سے خواتین کے گھریلو مسائل سنیں اور غور کر کے انہیں اچھے طریقے سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر محرم خواتین یا بچیوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو غصے میں آنے کی بجائے نرم رویہ اختیار کیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ جنگ کے علاوہ کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ حتیٰ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت یا خادم کو بھی نہیں۔(مسلم، کتاب الفضائل:۴۳۹۶)

غم کے وقت تسلّی دینا:

خواتین کمزور دل ہوتی ہیں جب کہ مردوں میں حوصلہ اور برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ خواتین کو کوئی شخص ذرا سی بھی بات کہہ دے تو وہ رنجیدہ ہو جاتی ہیں۔ کوئی قریبی رشتہ دار توجہ نہ دے تو انہیں اس پر شکایت ہوتی ہے۔ مال یا کوئی اور چیز کھو جائے یا ٹوٹ جائے تو اس نقصان کو بہت زیادہ محسوس کرتی ہیں۔

خلافِ طبیعت کوئی بات کہہ دے تو انہیں سخت ناگوار گزرتا ہے۔ چونکہ محرم مرد اپنی خواتین کے قریب رہتے ہیں، نیز ان کی عادات سے بھی واقف ہوتے ہیں اس لیے وہ کسی غم اور پریشانی کے موقع پر اپنی خواتین کو بہتر انداز سے تسلّی دے سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے ایک کم سن نواسے نزع کی حالت میں تھے، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کو یہ کہہ کر تسلی دی:

اِنّ لِلّٰہِ ما اَخَذَ ولہ' ما اَعْطٰی و کُلٌّ عندہ' اجلٌ مسمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ .

”بے شک وہ سب اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا یا عطا کر دیا اور ہر بات کا اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری ، کتاب الجنائز ، باب قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء اہلہ ......)

اجازت لے کر گھروں میں داخل ہونا:

محرم مردوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جب محرم خواتین کے گھروں میں یا ان کے مخصوص کمروں میں داخل ہونا چاہیں۔ تو اجازت لے کر داخل ہوں کیونکہ محرم ہونے سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ وہ عورت کو بغیر بتائے اس کے کمرے یا گھر میں چلے جائیں، قرآن حکیم میں استیذان کی آیت سوائے زوجین کے ہر قسم کے لوگوں کے لیے ہے چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہوں چاہے اجنبی، اولاد ہو یا ماں باپ۔

تحائف دینا:

محرم خواتین کو ان کی عمر، مزاج پسند اور ضرورت کے مطابق تحائف بھی دینا چاہئیں۔ کیونکہ تحفے سے باہم محبت بڑھتی ہے۔ ایک بار بادشاہ حبشہ نے ایک قیمتی انگوٹھی رسول اللہ ﷺ کو بھیجی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”میں یہ انگوٹھی اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہوگا“۔ پھر آپ ﷺ نے امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا اپنی نواسی کو بلایا اور یہ انگوٹھی ان کو دے دی۔ (صحیح مسلم)

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنی کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد نہ تھی لیکن عبداللہ آپ کا احترام اور خدمت ماں کی طرح کرتے۔ اکثر آپ کو بڑی بڑی رقوم ہدیۃً بھیجتے رہتے۔ خود حاضرِ خدمت ہوتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔

(دیکھیے سیرت عائشہ از سید سلمان ندوی)

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد انصار کے عطا کردہ باغ مہاجرین کو دیے۔ انہی میں سے ایک باغ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو بھی دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہودیوں پر تسلط عطا کیا اور مسلمانوں کو مالی وسعت مل گئی تو رسول اللہ ﷺ نے انصار کے باغ واپس کر دیے۔ جب اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے باغ واپس کرنے کا کہا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اس باغ کے بدلے میں انہیں دس گنا باغ دیے۔ (بخاری کتاب الھبہ، باب فضل المنیحہ)

ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے والد کی لونڈی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بچپن انہی کے ہاتھوں کھیلتے گزارا۔ اور عمر بھر ان کا ساتھ رہا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی ماں کی طرح عزت کیا کرتے تھے لہٰذا آپؐ نے ان کی دل جوئی کے لیے انہیں ایک کے بدلے دس گنا باغات دیے۔

مرنے کے بعد بھی حسن سلوک:

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ وفات پا گئی، کیا میں اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے حج کر سکتا ہوں''؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ''اگر تمہاری بہن پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کو ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا'' جی ہاں! ادا کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ''اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے''۔

(صحیح بخاری، کتاب النذر)

معلوم ہوا کہ محرم خواتین کی طرف سے مردوں پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ اگر ان پر کوئی فدیہ، نذر، یا قرض ہو تو ان کی طرف سے اسے پورا کریں۔ فوت ہونے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا بھی زندوں کا فرض ہے۔ لہٰذا محرم خواتین کے لیے بھی دعائے مغفرت کرنا ضروری ہے۔

آخرت کے عذاب سے ڈرانا:

محرم خواتین سے خون کا رشتہ ہوتا ہے۔ طبیعت میں ان کے لیے نرمی، محبت، شفقت، احترام اور ان کے تحفظ کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے محرم مردوں میں رکھ دیا ہے۔ لیکن محبت اور شفقت کو ایک حد کے اندر ہی رہنا چاہیے۔ اسے اتنا غالب نہیں آنا چاہیے کہ جب وہ کسی ممنوع کام کا ارتکاب کریں تو اس پر انہیں روک ٹوک نہ کی جائے۔ تادیب اور تہذیب سکھانے کے لیے اچھائی کی تلقین اور برائی سے روکنا بھی اشد ضروری ہے۔ بلکہ یہ بھی ان رشتوں سے محبت ہی کا ایک پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اہلِ ایمان سے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (التحریم ٦)

''بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے''۔

مرد چونکہ قوام ہے یعنی گھر کی سلطنت کا سربراہ لہٰذا اس کا فرض ہے کہ وہ گھر کے تمام افراد کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تلقین کرے اور انہیں پابند کرنے کے لیے اگر زبردستی بھی کرنا پڑے تو کرے۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے دیکھا تو دیواروں پر پردے لٹک رہے ہیں، لہٰذا واپس آ گئے۔ علی رضی اللہ عنہ گھر آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے ذکر کیا! ''علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وجہ پوچھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ''میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر پردہ دیکھا' بھلا ہم لوگوں کو آرائش سے کیا مطلب؟ علی رضی اللہ عنہ نے گھر آ کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ انہوں نے کہا! رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں میں اس پردے کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ''فلاں لوگوں کو بھیج دو وہ محتاج ہیں''۔ (صحیح بخاری، کتاب الھبہ، ح ۱۱۳۸)

بیوہ اور مطلقہ خواتین:

معذور، بیوہ اور مطلقہ خواتین کی حالت سب سے زیادہ توجہ کی متقاضی ہوتی ہے۔ محرم مردوں کا فرض ہے کہ ان کی معاشی، معاشرتی اور نفسیاتی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''بیوہ عورت اور محتاج کی حاجت روائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا ایسا ہے گویا دن بھر روزہ رکھا اور رات بھر نماز پڑھی۔ (صحیح مسلم)

ایک حدیث میں یہی مضمون اس طرح ہے:

بیواؤں اور یتیموں کی ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو نہ تھکے اور اس صائم کی طرح ہے جو افطار نہ کرے۔

(بخاری، کتاب الزہد والرقاق، باب الاحسان إلی الارملۃ والمسکین والیتیم)

محرم مردوں کو چاہیے کہ وہ بیوہ یا مطلقہ خواتین کے دوبارہ نکاح کے لیے معقول انتظام کریں کیونکہ ارشادِ باری ہے:

﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ﴾

''اپنے میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں۔'' (النور:۳۲)

اور اگر وہ بال بچوں والی ہیں یا کسی وجہ سے نکاح نہیں کرانا چاہتیں تو ان کے لیے معقول کفالت اور رہائش کا انتظام کریں۔

بیوہ خاتون کو واپس اپنے ولی (سرپرست) باپ یا بھائی کے ہاں آنا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ دل شکستہ ہوتی ہے لہٰذا اس کی دل بستگی کا سامان کرنا چاہیے۔ اگر اس کا سرپرست اس کی دل جوئی نہ کرے تو پھر اور کون اس کی دل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوئی کرے گا۔ ان کے لیے معقول رہائش، اور کفالت کا انتظام کرنا بھی محرم مردوں ہی کی ذمہ داری ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے راقمہ کا کتابچہ۔ ''مطلقہ خواتین اور ہمارا معاشرہ'')

عورت کی مالی حیثیت مستحکم نہ ہونے کی صورت میں یہ ذمہ داری صرف فرد واحد کی نہیں بلکہ تمام محارم کی ہے۔ البتہ عورت کے امور کا ناظم یا سرپرستِ اعلیٰ صرف ایک ہی کو ہونا چاہیے۔ باقی تمام محارم کا فرض ہے کہ بے سہارا خواتین کے لیے مل بیٹھ کر باہمی تعاون سے معقول پروقار اور عورت کے لیے اطمینان اور سکون مہیا کرنے والا حل تلاش کریں۔ یاد رہے کہ انسان کی ضرورت صرف مال ہی نہیں بلکہ اس کی دل جوئی، اس سے محبت اور ہم دردی کرنے والے، اس کی بات کو غور سے سننے والے، اس کی عملی مشکلات کو حل کرنے والے، بیرونِ خانہ پیش آنے والی حاجات میں بھی معاونین کی ضرورت ہے اور یہ کام محرم مرد اور اپنی قریبی خواتین ہی اچھے طریقے سے کر سکتی ہیں کیوں کہ یہ ان کی شرعی، اخلاقی اور انسانی ذمہ داری بھی ہے۔

یہ احسان ہے یا فرض؟

اسلام محرم مردوں پر عورتوں کے جو حقوق عائد کرتا ہے وہ عورت پر احسان نہیں بلکہ عورت کا یہ اپنے محارم پر حق ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ بھی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنا فرض ادا کرنے یا کسی پر احسان کرنے کے بعد اسے جتا کر یا دکھا کر ضائع نہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔اسلامی معاشرے کے افراد حقوق وفرائض ادا کرکے اور احسان کا رویہ اپنا کر ہی اپنی فلاح ونجاح کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔انہیں اس پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے انہیں یہ فرض ادا کرنے کی توفیق دی۔اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی جگہ پر ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾ (سورۃبنی اسرائیل)

''اور اھلِ قرابت کو ان کا حق دے دو''۔

صلہ رحمی کا تقاضا:

محرم خواتین مردوں کے ان رشتہ داروں میں سے ہوتی ہیں جن کا تعلق رحم سے ہوتا ہے،رحم وہ ہے جس کے بارے میں خصوصی تاکید کی گئی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جب رحم کو پیدا کر چکا تو وہ اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا!میں نے تجھے اپنے نام سے مشتق کیا ہے(یعنی رحمٰن سے) کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھ سے کٹے گا میں بھی اس سے کٹ جاؤں گا اور جو تجھ کو جوڑے گا میں بھی اس سے جڑ جاؤں گا۔(ریاض الصالحین)

صلح رحمی کی حقیقت یوں بیان کی:

''صلہ رحمی یہ نہیں کہ جو حسنِ سلوک کرے اس سے حسنِ سلوک کیا جائے بلکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی یہ ہے کہ جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے بھی صلہ رحمی کرو"۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ)

گویا جو شخص اپنی رشتہ دار خواتین کے حقوق ادا کرتا ہے اس کا رشتہ اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ جڑتا ہے۔ نیز صلہ رحمی کرنے والے کے لیے مندرجہ ذیل خوش خبری بھی ہے۔ "جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق اور عمر میں برکت ہو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے"۔ (سنن ترمذی)

(دیکھئے "صلہ رحمی اور اس کے عملی رویے" مطبوعہ مشربہ علم وحکمت۔ بحوالہ)

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم عورتوں کی ذمہ داریاں

اطاعت:

اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوام بنایا ہے یعنی عورت کے جملہ امور کا سرپرست اور نگران، اللہ تعالیٰ نے مرد کو وہ تمام طبی، طبعی اور نفسیاتی صفات عطا کی ہیں جو ایک قوام کے لیے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو جس منصب کا اہل بنایا ہے، عورتوں کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ اسے تسلیم کریں اور اس کی پاسداری کریں۔ کیونکہ نظم ریاست کا ہو یا گھر کا، جب تک اس میں اطاعتِ امیر نہ ہو، استحکام اور سکون کی امید رکھنا امرِ محال ہے۔

ایک بار خواتین نے ایک سمجھ دار خاتون کو اپنا نمائندہ بنا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اُس خاتون نے عرض کیا:

”كَتَبَ اللّٰهُ الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ فَإِنْ أَصَابُوْا أَشَرُّوْا وَإِنْ اسْتُشْهِدُوْا كَانُوْا أَحْيَاءً عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَمَا يَعْدِلُ ذَالِكَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ“.

”اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اگر وہ فتح یاب ہوتے ہیں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غنیمت پاتے ہیں۔اگر شہید ہوتے ہیں تو اپنے رب کے پاس زندہ ہیں جہاں ان کو رزق ملتا ہے۔پس ہمارا کون سا عمل ان کے اس عمل کے برابر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"طَاعَةَ اَزْوَاجِهِنَّ وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوْقِهِنَّ"۔

"اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا اوران کے حقوق کو پہچاننا"۔

(مسند احمد۔بحوالہ عورت اسلامی معاشرہ میں)

معلوم ہوا کہ عورت جہاد اور شہادت کا رتبہ اگر پانا چاہتی ہے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مرد کی اطاعت کرے اور اس کے حقوق کو پہچان کر ان کی ادائیگی کے طور طریقے اپنائے۔مندرجہ بالا حدیث میں شوہر کا لفظ ہے کیونکہ زندگی میں عام طور پر بالغ خواتین کا قوام شوہر ہی ہوتا ہے لیکن جس عورت کا قوام شوہر نہ ہو بلکہ وہ باپ، دادا، بیٹے، بھائی، بھتیجے وغیرہ کی سرپرستی میں ہو، وہاں اس کا قوام بھی وہی ہوگا اور اس عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے سرپرست مرد کی اطاعت کرے اور اس کے حقوق ادا کرے۔

اپنی حدود سے تجاوز نہ کریں:

اللہ تعالیٰ نے عورت کا اصل دائرہ چاردیواری کو قرار دیا ہے۔فرمایا:

﴿ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاُوْلٰی ﴾(الاحزاب:۳۳)

''اور اپنے گھروں میں ٹک کر بیٹھی رہو اور پہلی جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو''۔

نیز عورت کو مرد کے مال، اولاد اور آبرو کا محافظ بنایا۔ ارشاد ہے:

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴾(النساء:۳۴)

''لہٰذا نیک عورتیں وہ ہیں جو (شوہروں) کی فرمانبردار ہوں اور ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق (مال و آبرو) کی حفاظت کرنے والی ہوں''۔

اسی بات کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے:

''وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَمَسْؤُلَةٌ عَنْهُ''.

''عورت اپنے شوہر کے گھر والوں کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور ان کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی''۔

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب قول اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ......)

عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے دائرہ کار کے اندر رہنے کی کوشش کرے اور بغیر اشد ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر کبھی محرم مرد یہ محسوس کریں کہ عورت کا گھر سے باہر نکلنا کسی فساد کا باعث بن رہا ہے یا مستقبل میں بن سکتا ہے تو وہ اس کو گھر سے باہر نکلنے سے روکنے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

مردوں کو اپنی عورتوں کو گھر سے باہر جانے سے منع کرنے کا اختیار ایک ثابت شدہ امر ہے"۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد۲)

عورت کا یہ فرض ہے کہ جب بھی وہ گھر سے باہر نکلے' اپنے سرپرست مرد کی اجازت لے کر نکلے' چاہے وہ عمر میں اس سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو، مثلاً بیٹا، بھتیجا، یا بھائی وغیرہ۔

مال کی حفاظت:

عورتیں مرد کے مال کی نگران ہیں۔ نگران کا کام ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ حفاظت کرنا ہے نہ کہ اپنی مرضی سے ان میں تصرّف کرنا، لہٰذا عورتوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کی تحویل میں ان کا سرپرست جو کچھ بھی دے اسے امانت سمجھ کر صرف اسی انداز سے اور انہی جگہوں پر خرچ کریں جہاں خرچ کرنے کی اجازت ان کے سرپرست مرد نے دے رکھی ہے۔ البتہ عورت اپنی مرضی سے مرد کے مال میں سے ایک حصہ خرچ کر سکتی ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔"جب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے بیعت لی تو ایک عورت جو قبیلہ مضر سے معلوم ہو رہی تھی کھڑی ہوئی اور عرض کیا، اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم اپنے باپوں، اولاد اور شوہروں پر بوجھ بنی ہوئی ہیں (یعنی ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفالت میں ہے)، کیا ہمیں ان کے مال و دولت سے کچھ خرچ کرنے کا بھی حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کھجور کی قسم (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) جس کو تم کھا بھی سکتی ہو' اور ہدیہ بھی دے سکتی ہو۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الزکاۃ، باب المرأۃ تصدق من بیت زوجها)

بے جا مال خرچ کرنے کی عادت سے بچنا بھی ضروری ہے یہ جہاں شیطان کا بھائی بننے کے مترادف ہے وہاں مرد کو کمانے کی مشکلات میں مبتلا کرنا بھی ہے۔ نیز مرد کے پاس مالی وسائل خرچ کی نسبت کم ہوتے ہیں تو وہ مجبوراً رشوت اور مال حرام کا سہارا لیتا ہے۔ عورتوں کو چاہیے کہ کم مال پر گزارہ کریں اور اپنے مزاج میں قناعت پیدا کریں۔

آبرو کی حفاظت:

عصمت و عفت کے تحفظ کے لیے رب کریم نے عورت پر جو پابندیاں عائد کی ہیں ان کی خوش دلی اور پوری ذمہ داری سے پابندی کرنا عورت کا فرض ہے۔ اور اس کے قوام (سرپرست) مرد کا یہ حق ہے کہ عورت عفت و عصمت کے سلسلے میں مرد کی عزت کو کوئی نقصان نہ پہنچنے دے۔ وہ اپنے آبگینہ عفت کی حفاظت کر کے ہی اپنی نسوانیت کی معراج تک پہنچتی ہے، رب کریم کے احکام پر عمل کرتی اور اس پر اجر کی مستحق اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرتی ہے، نیز وہ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوام کے لیے معاشرے میں عزت اور وقار کو بڑھانے کا باعث بنتی ہے۔ مرد کی معاشرتی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے عورت کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے یا ایسی بات نہیں کرنا چاہیے جس سے مرد کی حیثیت مجروح ہو اور لوگوں کی زبان پر یہ تذکرہ آئے کہ فلاں کی بہن یا بیٹی یہ یہ کام کرتی ہے۔

بے جا فرمائشوں سے اجتناب:

عورتوں کو چاہیے کہ اپنے سر پرستوں سے کسی ایسی چیز کی خواہش نہ کریں جسے پورا کرنے میں انہیں مشکل پیش آئے۔ کہیں جانے کی خواہش ہو تو یہ ضرور دیکھیں کہ آیا اس وقت محرم افراد میں سے کسی کے پاس وقت ہے کہ وہ ساتھ لے جا سکے، اگر ایسا نہ ہو سکے تو گھبرانے کی بجائے اپنے جانے کو مؤخر کر لیں۔ یاد رکھیں کہ یہ مرد حضرات ہی ہیں جو خواتین کی پیدائش سے لے کر ان کی موت تک ان کے اخراجات کا بوجھ اٹھاتے اور اسے پورا بھی کرتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی کمی آ جائے تو یہ مت سوچیں کہ یہ میرے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہے۔ ہر گز نہیں بلکہ بات صرف یہ ہے کہ اس وقت ان کے پاس وقت یا وسائل نہیں ہیں۔ مرد جو کچھ لا دیں اسے شکریہ کے ساتھ قبول کریں اور اس پر راضی ہو جائیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے خدمت کرنے والے اور خیال رکھنے والے باپ دادا، یا بھائی بیٹے دیئے ہیں۔ اگر چیز ناپسندیدہ ہو تو بھی نہ خود دل شکستہ ہوں' نہ لانے والوں کا دل توڑیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اسے کسی نہ کسی کام میں لائیں۔

خیر خواہی پیش نظر رکھیں:

مردوں کی پوری خیر خواہی کرنا جہاں ایک مسلمان ہونے کے ناطے ضروری ہے وہاں ان حساس رشتوں کا بھی تقاضا ہے جو مردوں اور عورتوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ مرد تھکے ہوئے گھر آئیں تو انہیں سکون مہیا کریں۔ وقت پر کھانا تیار کر کے کھلائیں۔ کپڑے دھو کر رکھیں۔ گھریلو امور میں سلیقہ اور صفائی بھی مردوں کو سکون دیتا ہے، لہٰذا اس کی طرف بھی توجہ دیں۔ مرد کے آرام کا وقت ہو تو شور و غل نہ خود کریں نہ دوسرے اہلِ خانہ کو کرنے دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف آخر

کائنات کے خوب صورت، پرکشش اور نازک ترین شہکار، تخلیقِ انسانی کے جوہرِ گراں مایہ...... صنفِ نازک کے لیے رب کریم نے جتنے بھی محبت کرنے والے اُسے سکون سے گھر میں ہر قسم کی ضرورت مہیا کرنے والے اس کے احترام میں بازو اور نگاہیں جھکا دینے والے، اس کی ذرا سی تکلیف پر بے قرار ہونے والے، اس کی عفت و ناموس کے لیے مضبوط حصار بننے والے، اس کے لیے دن رات محنت کر کے کمانے والے رشتے پیدا کیے ہیں، کیا ان محبوب، محترم، ہمدرد، شفیق اور خدمت گزار محرم رشتوں کے بے لوث تعلق کا تقاضا نہیں کہ عورت ماں ہو، بہن ہو، بیٹی ہو، کسی بھی رشتے کے نام سے موسوم ہو، ان سب کے لیے گھر کی چار دیواری سکون، محبت، باہمی اعتماد، اطاعت، قناعت، شکر گزاری، احسان مندی کے پھولوں سے سجا کر محرم افراد کی بیرونی تھکاوٹوں اور تلخیوں کو مسرت سے ہم کنار کرے؟ ان کی خیر و سلامتی کے لیے ربّ قادر سے ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعائیں مانگے، ان کے حسنِ تعلق اور حسنِ سلوک کو اعتماد اور دوام دینے کی ہر ممکنہ کوشش کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھیے! ان محترم رشتوں کے حصار کو جس عورت نے بھی توڑا وہ معاشرے میں ایک بے یار و مدد گار تنکے کی طرح تند، تیز اور تپش سے بھری ہواؤں کے تھپیڑے کھاتی گلیوں، بازاروں، کلبوں، تھیٹروں، شہروں اور ویرانوں میں بھٹکتی اور اپنی عفت و ناموس اپنے وقار و احترام کی دھجیاں اپنے ہاتھوں بکھیرتی رہی۔ عورت کے حقیقی وقار، سکون، مسرت اور تحفظ کے لیے مرد کی قوامیت (نگرانی اور سرپرستی) کو تسلیم کر لینے ہی میں اور اسے کما حقہ اپنا لینے ہی میں معاشرے کا توازن مضمر ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

ام عبد منیب

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خواتین سیٹ

1۔ غض بصر اور مرد حضرات		30/-
2۔ رشتے کیوں نہیں ملتے		27/-
3۔ بیوہ کی عدت	ام مصعب	18/-
4۔ نسوانی بال اور ان کی آرائش		30/-
5۔ صنف مخالف کی مشابہت		18/-
6۔ عورت اور بازار		18/-
7۔ منگنی اور منگیتر		19/-
8۔ بری اور بارات		20/-
9۔ بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق		25/-
10۔ دیور اور بہنوئی		18/-
11۔ عورت اور میکہ		24/-
12۔ ساس اور بہو		18/-
13۔ سوتیلی ماں اور اولاد		15/-
14۔ عورت وفات سے غسل و تکفین تک		12/-
15۔ کسی دوسرے کا بچہ گود لینا		18/-
16۔ پردے کے اوٹ سے		25/-
17۔ بیویوں کے باہمی تعلقات		25/-
18۔ حج میں چہرے کا پردہ		14/-
19۔ عورت اور گھر میں دعوت دین		35/-
20۔ حفظِ حیا گفتگو اور تحریر		25/-
21۔ نکاح میں ولی کی حیثیت		38/-
22۔ اعتکاف اور خواتین		15/-
23۔ بیویوں کے درمیان عدل		30/-
24۔ پردہ اور خاندان		25/-
25۔ مہر بیوی کا اولین حق	مریم خنساء	23/-
26۔ شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت		25/-
27۔ عورت کا لباس		50/-
28۔ مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل		18/-
29۔ مکاتیب مریم	مریم خنساء	180/-
30۔ نکاح کوئز	مریم خنساء	25/-
31۔ حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں		25/-
32۔ خطوط مسعود	محمد مسعود عبدہ	100/-
33۔ حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار		25/-
34۔ لو میرج	مریم خنساء	52/-
35۔ حفظ حیا اور ازدواجی زندگی		25/-
36۔ محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں		30/-
37۔ سیدہ خدیجہ	مریم خنساء	15/-
38۔ مسائل طہارت اور خواتین	مریم خنساء	20/-
39۔ تزکیہ نفس میں شکر کا کردار	مریم خنساء	

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092